زری پالیسی بیان

4 اپریل 2023ء

1۔ زری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) نے آج اپنے اجلاس میں پالیسی ریٹ کو 100 بیسس پوائنٹس بڑھا کر 21 فیصد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایم پی سی نے نوٹ کیا کہ مارچ 2023ء میں مہنگائی مزید بڑھ کر 35.4 فیصد ہوگئی اور توقع ہے کہ قریبی مدت میں بلند رہے گی۔ تاہم یہ اشارے ہیں کہ مہنگائی کی توقعات ایک یکساں سطح پر آتی جارہی ہیں گو کہ یہ بلند سطح ہے۔ ایم پی سی آج کے فیصلے کو وسط مدتی ہدف، جو قیمتوں کے استحکام کا مقصد حاصل کرنے کے لیے بے حد اہمیت کا حامل ہے، کے گرد مہنگائی کی توقعات کو برقرار رکھنے کی جانب اہم قدم کے طور پر دیکھتی ہے۔ کمیٹی نے مزید کہا کہ پاکستان کا مالی شعبہ زیادہ تر مستحکم ہے جبکہ معاشی سرگرمیوں میں مسلسل اعتدال آتا جارہا ہے۔

2۔ کمیٹی نے گذشتہ اجلاس سے اب تک ایسی تین اہم پیش رفت نوٹ کیں جن کے کلی اقتصادی منظرنامے پر مضمرات ہوں گے۔ پہلی، جاری کھاتے کا خسارہ خاصی حد تک اور اتنا کم ہوا ہے جس کی توقع نہ تھی، اور اس کی بڑی وجہ درآمدات کو قابلِ لحاظ حد تک محدود کرنا ہے۔ اس سے قطع نظر، توازنِ ادائیگی کی مجموعی پوزیشن بدستور دباؤ میں ہے، زرِ مبادلہ کے ذخائر اب بھی پست سطح پر ہیں۔ دوسری، آئی ایم ایف کے توسیعی ای ایف ایف پروگرام کے تحت نویں جائزے کی تکمیل کے لیے خاصی پیش رفت ہوچکی ہے۔ تیسری، بینکاری کے عالمی نظام میں حالیہ تناؤ سے بین الاقوامی سیالیت اور مالی صورتِ حال مزید سخت ہوئی ہے۔ ان حالات نے پاکستان جیسی ابھرتی ہوئی معیشتوں کے لیے سرمائے کی بین الاقوامی مارکیٹوں تک رسائی میں مشکلات بڑھادی ہیں۔

3۔ اس تناظر میں، زری پالیسی کمیٹی موجودہ زری پالیسی موقف کو مناسب سمجھتی ہے، اور اس بات پر زور دیتی ہے کہ آج کے فیصلے اور گذشتہ فیصلوں کی مجموعی زری سختی سے اگلی آٹھ سہ ماہیوں کے دوران مہنگائی کے وسط مدتی ہدف کے حصول میں مدد ملے گی۔ تاہم کمیٹی نے یہ بات محسوس کی کہ عالمی مالی صورتِ حال سے منسلک غیریقینی کیفیت اور ملکی سیاسی صورتِ حال اس تجزیے کے لیے خطرات کا سبب بن سکتی ہے۔

حقیقی شعبہ

4۔ ایم پی سی نے نوٹ کیا کہ اقتصادی سرگرمی کے بارے میں ملنے والے اعدادوشمار مسلسل وسیع البنیاد سست روی کی عکاسی کرتے ہیں۔ بالخصوص، حالیہ مہینوں کے دوران گاڑیوں اور پٹرولیم مصنوعات کی فروخت کے حجم میں نمایاں کمی آئی ہے۔ اسی طرح، بڑے پیمانے کی اشیا سازی (LSM) میں ہونے والی تخفیف میں تیزی آئی اور وہ جنوری میں 7.9 فیصد سال بسال ہوگئی۔ مجموعی طور پر، جولائی تا جنوری مالی سال 23ء کے دوران گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں بڑے پیمانے کی اشیاسازی کی پیداوار میں 4.4 فیصد کمی آئی۔ ان رجحانات کی عکاسی کرتے ہوئے، فروری کے دوران مسلسل نویں مہینے بجلی کی پیداوار میں کمی آئی۔ زراعت میں، کپاس کی آمد کی معلومات حسبِ توقع ہیں تاہم، گندم کی پیداوار کا ہدف سے کم رہنے کا امکان ہے۔ ان حالات نیز حالیہ زری سختی اور مارچ کے آغاز سے مالیاتی یکجائی کے نئے اقدامات کے مؤخر اثرات سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 23ء میں نمو نومبر 2022ء کے بعد از سیلاب جائزے سے خاصی کم ہوگی۔

بیرونی شعبہ

5۔ فروری 2023ء میں جاری کھاتے میں صرف 74 ملین ڈالر کا خسارہ دیکھا گیا اور جولائی تا فروری مالی سال 23ء میں مجموعی خسارہ اب 3.9 ارب ڈالر تک پہنچ چکا ہے، جو گذشتہ برس کے اسی عرصے کی نسبت تقریباً 68 فیصد کم ہے۔ اس کی عکاسی بنیادی طور پر درآمدات سکڑ جانے سے ہوتی ہے، جو ترسیلاتِ زر اور برآمدات میں مجموعی کمی سے زیادہ رہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ فروری میں ماہ بہ ماہ بنیاد پر کارکنوں کی ترسیلات میں تھوڑی سی بحالی ہوئی اور آئندہ مہینوں کے دوران اضافے کی یہ لہر جاری

رہنے کا امکان ہے۔ تاہم، جاری کھاتے کے پست خسارے کے باوجود قرضوں کی وصولی کی نسبت بلند ادائیگیوں نے زرمبادلہ کے ذخائر کو دباؤ میں رکھا ہوا ہے۔ لہٰذا، کمیٹی نے اس بات پر دوبارہ زور دیا کہ آئی ایم ایف پروگرام کے نویں جائزے کی جلد تکمیل زرمبادلہ کے بفر زبڑھانے کے لیے اشد ضروری ہے۔

مالیاتی شعبہ

6۔ زری پالیسی کمیٹی کے مطابق جولائی تا جنوری مالی سال 23ء کے دوران مالیاتی نتائج معاشی استحکام حاصل کرنے کے پس منظر میں حوصلہ افزا رہے ہیں۔ جولائی تا جنوری مالی سال 23ء میں مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کے 2.3 فیصد تک محدود رہا، جو گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 2.8 فیصد تھا، جبکہ گذشتہ برس 0.3 فیصد خسارے کی نسبت بنیادی توازن جی ڈی پی کا 1.1 فیصد فاضل درج کیا گیا۔ بنیادی توازن میں یہ بہتری پست زرِاعانت، گرانٹس اور ترقیاتی مصارف کے باعث آئی۔ تاہم، ٹیکس محاصل میں نمو ہدف سے کم رہی ہے، جس کی وجوہ معاشی سرگرمی میں سست روی، درآمدات میں کمی اور ٹیکس نیٹ بڑھانے کے حوالے سے پالیسی پر ناکافی توجہ ہیں، دوسری طرف، قرضوں کی واپسی میں اضافہ ہوا ہے۔ اس پس منظر میں کمیٹی نے نوٹ کیا کہ موجودہ زری سختی کی تکمیل کے ساتھ ساتھ مجوزہ مالیاتی یکجائی کی فراہمی اہم ہے تاکہ قیمتوں میں استحکام لایا جاسکے۔

زری اور مہنگائی کا منظرنامہ

7۔ فروری میں زرِ وسیع کی نمو میں معمولی اضافہ ہوا، جس کا بنیادی سبب بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں میں خاصی توسیع تھی۔ اس کا اہم سبب سرکاری شعبے کی بلند قرض گیری تھی کیونکہ نجی شعبے کے قرضوں کی نمو فروری 2022ء کے 18.6 فیصد سے تیزی سے کم ہو کر فروری 2023ء میں 11.1 فیصد پر آگئی۔ ماہانہ بنیادوں پر فروری مسلسل دوسرا مہینہ تھا، جس میں نجی شعبے کے قرضوں میں کمی دیکھی گئی۔ اس کمی کا سبب معین سرمایہ کاری اور صارفی قرضوں کی واپسی تھی، جبکہ اس مہینے میں جاری سرمائے کے قرضوں میں معمولی موسمی اضافہ دیکھا گیا۔

8۔ جیسا کہ زری پالیسی کمیٹی کو توقع تھی، قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی مارچ 2023ء میں مزید اضافے کے ساتھ 35.4 فیصد تک پہنچ گئی، جس کے نتیجے میں جولائی تا مارچ مالی سال 23ء میں اوسط مہنگائی 27.3 فیصد رہی۔ زری پالیسی کمیٹی نے نوٹ کیا کہ مہنگائی میں اضافہ وسیع البنیاد تھا، تاہم اس کا بڑا حصہ غذا اور توانائی کے اجزا پر مشتمل تھا۔ یہ حالات ٹیکسوں اور ڈیوٹیوں میں اضافے کے اثرات کی منتقلی، توانائی پر بلاہدف زرِاعانت میں کمی اور شرح مبادلہ کی قدر میں حالیہ کمی کی عکاسی کرتے ہیں۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ قوزی مہنگائی (core inflation) شہری باسکٹ میں بڑھ کر 18.6 فیصد اور دیہی باسکٹ میں 23.1 فیصد تک پہنچ چکی ہے، جس سے مذکورہ بالا ردوبدل کے دورِ ثانی اثرات کی نشاندہی ہوتی ہے۔ کمیٹی کی یہ رائے بھی تھی کہ قوزی مہنگائی میں اضافے کا ایک جزوی سبب مہنگائی کی بلند توقعات تھیں، جس کی نشاندہی احساسات کے حالیہ سرویز سے ہوتی ہے۔ زری پالیسی کمیٹی کے خیال میں ان توقعات پر قابو پانے کے لیے موجودہ زری پالیسی موقف مناسب ہے تاکہ مستقبل بین بنیادوں پر حقیقی شرح سود مثبت حدود میں رہے۔

***